Excellent!
May 9, 1986 D. L.

بنی نوع انسان کے عروج و زوال کا وہ بیان جیسے ہم ابھی واضح کر رہے ہیں اس منزل پر ہمیں کچھ دیر تک اُس ماحول میں رکھے گا جس سے عہدِ عتیق کے قدیم بزرگوں، بادشاہوں اور انبیائے پندرہ صدیوں کے تعلق کی وجہ سے ہم کسی حد تک واقف ہو چکے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ یہ سرزمین ہمارے لئے بہت مذہبی اہمیت رکھتی ہے۔ قدرتی منظر وہی ہے جب ابرہام نے پہلے پہل سکم کے مقام پر اپنا خیمہ نصب کیا تھا۔ باقی سب کچھ تبدیل ہو چکا ہے۔ قدیم باشندے اور شہر صفحۂ ہستی سے مٹ چکے ہیں یا پس منظر میں چلے گئے ہیں۔ نئے باشندے اور شہر سامنے آگئے ہیں۔ اب ملک کنعان کو فلسطین کہتے ہیں۔ یہ نام فلستی لوگوں سے لیا گیا ہے۔ برگزیدہ لوگوں کے نام بھی اُن کی قومی زندگی کی کیفیت کے بدلنے کے ساتھ ساتھ ہی بدلتے دیکھے ہیں پھر بھی قدیم ترین نام "عبرانی" آج تک اُن کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ نام "اسرائیل" جو یعقوب کے ایام سے استعمال ہوتا تھا۔ اُس تقسیم کے بعد جو رحبعام کے عہدِ حکومت کے دوران ہوئی شمالی سلطنت کیلئے اپنایا گیا۔

پُرانے عہدنامے کے آخری حصہ اور نئے عہدنامے کے زمانے کے دوران لفظ یہودی جو یہوداہ سے لیا گیا تھا عام قومی نام ثابت ہوا۔ قوم اب اپنے ابتدائی ایام کی طرح الگ تھلگ نہیں تھی۔ زندگی متعدد خوشنما پہلوؤں سے آراستہ ہو گئی تھی۔ اِس میں کئی قسم کے نئے اثرات داخل ہو چکے تھے۔ مثلاً ایک رومی گورنر نئے دارالحکومت قیصریہ میں یا یروشلیم کے قدیم مقدس شہر میں اپنی عدالت لگاتا تھا۔ رومی سپاہی اور رومی محصول لینے والے ہر جگہ موجود رہتے تھے۔ قدیم عبرانی زبان مدرسوں میں مقدس زبان کے طور پر استعمال ہوتی رہی۔ اور جس طرح جدید اطالوی طالب علم لاطینی زبان کا علم حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح اُسکا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہو گیا تھا۔ ملک کے باشندوں کی عام زبان ارامی تھی جبکہ یونانی زبان ادبی اور لاطینی زبان سرکاری ہوتی تھی۔

علاقائی اعتبار سے فلسطین نئے عہدنامے کے ایام میں پانچ علاقوں پر مشتمل تھا۔ اِن میں سے تین یردن کے مغرب میں اور دو مشرق میں تھے۔ یردن کے مغرب میں یہ علاقے تھے۔ گلیل شمال میں تھا جسکی آبادی مقامی خیالات کی غیر مہذب اور اکثریت یہودی تھی۔ جس میں وسیع تعداد غیر قوم کی بھی تھی۔ گلیل کی جھیل کا ساحلی علاقہ بہت سے شہروں اور گاؤں سے آباد تھا۔ جس میں اہم ترین شہر کفرنحوم تھا۔ یہودیہ جنوب میں واقع تھا اور زیادہ تر آبادی خالصتاً یہودیوں کی تھی جو مہذب اور مغرور امیر تھے۔ اِس علاقے میں بیت لحم واقع تھا جو سوائے داؤد اور یسوع مسیح کی جائے پیدائش ہونے کے اَور کسی طرح اہم نہیں تھا۔ علاوہ ازیں دریائے یردن کے مغرب کی طرف قیصریہ بھی تھا جو رومیوں کا دارالحکومت تھا اور جسکی تعمیر ہیرودیس اعظم نے کروائی تھی اور یروشلیم تھا جو اُس جا بجا منتشر نسل کیلئے قومی و مذہبی مرکز اور جائے پناہ تھا۔ سامریہ ملکِ فلسطین کے وسط میں واقع تھا۔

اِس میں مخلوط نسل اور خلط ملط مذہب کے لوگ آباد تھے جنہیں اُن کے پڑوسی یہودی انتہائی نفرت
اور حقارت سے دیکھتے تھے۔ اور وہ بھی یہودیوں کو اِسی نظر سے دیکھتے تھے۔ سوخار جو قدیم زمانے
میں سکم کہلاتا تھا۔ وہی جگہ تھی جہاں سامریوں کی قدیم ہیکل تھی۔ یہ مقام سامری لوگوں کیلئے سب سے زیادہ
دلچسپی کا مرکز تھا۔ یردن کے مشرق میں یہ علاقے تھے۔ پیریہ وہ علاقہ تھا جو دریائے یردن کے مشرق
کی طرف جنوب میں واقع تھا۔ اور اسکی آبادی دیہاتی اور زیادہ تر یہودیوں پر مشتمل تھی۔ یردن کے مشرقی شمالی
علاقے کا کوئی مخصوص نام نہیں تھا اُسے بعض اوقات دکپلس (یعنی دس شہروں کا علاقہ) پکارا جاتا تھا لیکن
دکپلس صرف اُسکا جنوبی حصہ تھا۔ کافی حد تک اُسکی حدود قدیم مملکت بسن کی حدود سے ملتی تھیں۔ اِس لئے
اُسے بسن کا علاقہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ یہ علاقہ ہیرودیس فلپُس کی چوتھائی مُلک کی حکومت کا تھا۔ یہاں کی
آبادی زیادہ تر غیر قوم پر مشتمل تھی جو مذہباً بُت پرست تھی۔ یسوع مسیح کی خدمت اِن پانچ علاقوں تک
پھیلی لیکن اُسکا زیادہ تر زور یہودیہ اور گلیل میں ظاہر ہوا۔

یسوع مسیح کی زندگی کے دوران فلسطین پر مقامی حکمرانوں کی حکومت تھی جو رومی شہنشاہوں کے ماتحت تھے
اُس وقت آگسٹس قیصر۔ اور تبریُس مملکت رُومہ کے مشہور و معروف شہنشاہ تھے۔ ان کے بعد کلودیس
نیرو۔ اور ویسپشن وہ رُومی شہنشاہ تھے جو نئے عہدنامے کی تاریخ کے دوران اہمیت رکھتے تھے۔

ہیرودیس اعظم وہ سب سے مشہور بادشاہ تھا جو فلسطین کے مقامی حکمرانوں میں شامل تھا جو عہد عتیق کے
دوران قابل ذکر ہیں۔ ہیرودیس اعظم گو شہنشاہ رُوم کے ماتحت تھا لیکن وراثتاً بادشاہ کی حیثیت
سے بیان کردہ پانچ علاقوں پر اپنی موت تک حکومت کرتا رہا۔ ہیرودیس اعظم کی موت پر اُسکی بادشاہت
مختلف حصوں میں تقسیم ہوئی اور یہ عہد چوتھائی مُلک کی حکومت کہلاتا ہے۔ اِس تقسیم کا بیشتر حصہ اُسکے تین بیٹوں کو حاصل
ہوا۔ ارخلاؤس کو یہودیہ اور سامریہ ملے لیکن چھ عیسوی میں اُس نے رُومی شہنشاہ کو ناراض کر دیا جسکی بنا پر بادشاہت شاہی گورنروں
کے تحت کر دی گئی جن میں پنطیُس پیلاطُس چھٹا گورنر تھا۔ انتپاس کو ورثہ میں گلیل اور پیریہ ملے جبکہ
فلپُس بسن کے چوتھائی مُلک کا حاکم بن کر اُس علاقے پر حکومت کرتا تھا۔ چہارم چوتھائی مُلک کی حکومت
کا ذکر انجیل پاک میں موجود ہے۔ اِس حکومت کا سربراہ لسانیاس گو ہیرودیس کے خاندان سے نہیں تھا
اور ابلینہ کا علاقہ جس پر وہ حکومت کرتا تھا ہیرودیس اعظم کی سلطنت سے باہر تھا پھر بھی وہ
چوتھائی مُلک کا ایک حصہ تھا۔

ہیرودیس اگرپا اول جو ۳۷ عیسوی سے ۴۴ عیسوی تک حکومت کرتا رہا۔ ہیرودیس اعظم کا پوتا تھا۔
مملکت رُومہ کے شہنشاہ کیلیگولا کی مہربانی سے تمام فلسطین ابلینہ سمیت اگرپا اول کے ماتحت
متحد کیا گیا۔ چنانچہ سلیمان بادشاہ کے بعد اگرپا کسی بھی یہودی بادشاہ کے مقابلے میں وسیع تر علاقے پر حکومت کرتا تھا۔

ہیرودیس اگرپا اول کی وفات پر حکومت کی ایک نئی تقسیم کی گئی۔ اگرپا اول کے بیٹے ہیرودیس اگرپا دوم کو فلپس اور لیسانیاس کی چوتھائی ملک کی حکومتیں دے دی گئیں۔ اُس نے اُن پر شہر یروشلیم اور یہودی ریاست کی تباہی تک جو ۷۰ عیسوی میں ہوئی حکومت کی۔ یہ محض ایک خوش اخلاقی تھی کہ اُسے بادشاہ اگرپا کہا جاتا تھا۔

ملکِ فلسطین کے دیگر صوبے گورنروں کے ماتحت دے دیئے گئے۔ جس طرح کہ پنطیس پیلاطس کے عہد میں تھا۔ اِن میں سے صرف فیلکس اور فیستس کا ذکر انجیل پاک میں درج ہے۔

سامعین! ان سب بادشاہوں کی حکومت فانی، محدود اور ناپائیدار تھی۔ ان کو وقتی طور پر عروج تو حاصل ہوا لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد سب کے سب یکے بعد دیگرے زوال کی پستیوں میں گرتے چلے گئے۔ ہاں! مانا کہ یہ سب حکمران اپنے اپنے زمانے کی بہادر اور دلیر ہستیاں تھے۔ لیکن ایک ہستی ایسی بھی ہے جو ان حاکموں سے کہیں زیادہ اعلیٰ ترین حاکم ہے۔ اُس کے پُرجلال تخت اور جاہ وحشمت سے بھرپور سلطنت کا پرچم ازل سے ابد تک قائم ودائم ہے۔ نہ جانے کتنے ہی شاہ اپنی اپنی بولیاں بول کر اِس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ لیکن وہ ایک شاہ ایسا ہے جو اپنے الٰہی تخت اور الٰہی حاکمیت کے ساتھ پوری آب وتاب سے چمک دمک رہا ہے۔ آئیے! اُس کی بزرگی اور حشمت کو تسلیم کرتے ہوئے اُس کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کریں۔ کہ تو ہی ہے تخت نشین آسمان پر اللہ۔ جہاں میں کون رہا تجھ سوا شاہ باقی۔ تیرے حضور میں تھوڑی سی جا ملے مجھکو۔ فقط ہے اک یہی میری تو اب دعا باقی۔

گیت / تو ہی ہے تخت نشین۔ S.NO 240 . DUR 0.31 , 4.30

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں مُلک کنعان یعنی فلسطین کی سرزمین، اُس کے باشندوں علاقائی تقسیم اور حکمرانوں کے بارے میں سُنا۔ ہمارا اگلا پروگرام تاریخ بائبل میں مسیح کی مرکزی شخصیت، مسیح بحیثیت کلیدِ تاریخ دُنیا اور مسیح کی سوانح حیات کے ماخذ اُن چار الہامی شہادت ناموں سے مُتعلق ہے جن کو اناجیل کہتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے اور کلامِ الٰہی کے گہرے مطالعہ کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 73 طلب کریں پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے۔ یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مل جائیگا۔

اب اجازت دیجیئے۔

خدا حافظ